REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور۔ پاکستان

یوم :۔ سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپیہ

ششماہی ۱۱ ،،

سہ ماہی ۶ ،،

ماہوار ۲/۸ ،،

جلد ۳	۱۸ اصلح ہش ۱۳۲۸	۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ	۱۸ جنوری ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ پاؤں میں درد کے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

سعودی عرب کے وزیر مختار نے کاغذات تقرر پیش کر دیئے

گورنر جنرل پاکستان کی تقریر

کراچی ۱۷ جنوری ۔ آج تیسرے پہر کراچی میں سعودی عرب کے وزیر مختار السید عبدالحمید الخطیب نے اپنے تقرر کے کاغذات گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں پیش کئے۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ پاکستان سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ اور سارے عالم اسلامی کو اس پر بجا طور پر فخر ہے۔ پاکستان نے قائد اعظم کی رہنمائی میں جو آزادی حاصل کی ہے اس سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ایک ملک کے ہونہار فرزند اپنے لیڈر کی رہنمائی میں شاندار کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے پرانے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا امید ہے کہ ہم پرانے تعلقات کو اور زیادہ بڑھانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان اور عرب میں گہرا روحانی رشتہ قائم ہے۔ جہاں ہر سال ہزاروں مسلمان حج کے لئے جاتے ہیں۔ اور انہیں اپنے مسلمان بھائیوں سے تعلقات بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔ امید ہے یہ تعلقات روز افزوں ہوتے رہیں گے اور دونوں ایک دوسرے کی بہتری اور فلاح کے لئے بہت اہم فرائض انجام دیں گے۔ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ پاکستان فلسطین کی ہر ممکن مدد سے کبھی دریغ نہ کرے گا۔

لنکا اور پاکستان میں کوئی تجارتی معاہدہ نہیں ہوا

کراچی ۱۷ جنوری۔ حکومت پاکستان نے ایک خبر رساں ایجنسی کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ پاکستان اور لنکا کے درمیان کوئی تجارتی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ لنکا سے جو وفد آیا تھا۔ وہ اس غرض کے لئے نہیں آیا تھا۔

سابق شاہ سیام کی واپسی

انام ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی گورنر جنرل نے سیام کے سابق بادشاہ باؤدلائی کو واپس آکر تخت پر بیٹھنے کی دعوت دی ہے مگر باؤدلائی ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکے۔

مصری سفیر کا تقرر

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ مصر کے سفیر برائے ہندوستان مسٹر اسماعیل کامل بے نے آج اپنے کاغذات تقرر پیش کئے۔ اس موقع پر گورنر جنرل نے تقریر کرتے ہوئے کہا امید ہے کہ مصر اور ہندوستان کے تعلقات اور بہتر ہو جائیں گے۔

کشمیری زعما کی رہائی

سیالکوٹ ۱۷ جنوری۔ خان رفیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن مہاجرین جموں و کشمیر لاہور سے یہاں تشریف لائے اور ڈوگرہ حکومت کی قید سے رہا ہونے والے سیاسی اسیروں خواجہ غلام نبی صاحب گلکار۔ اللہ رکھا ساغر۔ میاں نصیر الدین۔ مولوی عبدالرحیم۔ محمد ایوب صابر ایڈیٹر البرق۔ آغا شوکت علی اور دیگر اصحاب سے ملاقات کی۔ ان سب سے اہم امور پر گفت و شنید ہوئی۔

انڈونیشی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ

لیک سکسس ۱۷ جنوری۔ آج پھر سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں انڈونیشیا کا معاملہ پیش ہوگا۔ امید ہے امریکی نمائندہ کی طرف سے اس میں انڈونیشیا کے جمہوری نمائندوں کو رہا کر دینے کا مطالبہ پیش کیا جائے گا۔

شیخ عبداللہ کی تقریر

سرینگر ۱۷ جنوری۔ شیخ محمد عبداللہ نے کل ہندوستان کے فوجی افسران کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کو جو فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ وہ ان اصولوں کی فتح ہے جن کے لئے گاندھی جی شہید ہوئے تھے۔ شیخ محمد عبداللہ نے پھر اس بات کو دہرایا۔ کہ کشمیر کی جنگ ملک گیری کے پیش نظر نہیں کی گئی تھی بلکہ اس کا مقصد مظلوم کو ظالم کے پنجہ سے چھڑانا تھا۔

مہاجرین سندھ کا قصد نہ کریں

کراچی ۱۷ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سندھ میں مزید مہاجرین کی آبادکاری کی گنجائش نہیں۔ لہٰذا مہاجرین سندھ کا قصد نہ کریں۔ اس سے نہ صرف حکومت کو پریشانی ہوگی۔ بلکہ پناہ گزینوں کو بھی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

قاہرہ ۱۷ جنوری آج یہودی اور مصری نمائندوں نے عارضی صلح کے متعلق فیصلہ کرنے کیلئے اتحادی ثالث سے ملاقات کی۔

ہندوستانی طیارہ کی تلاش

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ کل جو ہندوستانی طیارہ نئی دہلی سے کشمیر روانہ ہوا تھا آج اس کی تلاش کیلئے کئی ہندوستانی طیارے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ طیارہ کل جموں میں اترا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس کا علم نہیں ہو سکا۔

ایک سابق مصری زعیم کی گرفتاری

قاہرہ ۱۷ جنوری۔ کل رات مصری پولیس نے مصر کے سابق چیف آف سٹاف عزیز مصری کو ان کے مکان میں دو اور ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا۔ مکان سے بعض قابل اعتراض کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔

سرکاری فوجوں کو ہتھیار ڈال دینے کا الٹی میٹم

شنگھائی ۱۷ جنوری۔ کمیونسٹ فوجوں کے کمانڈر نے پینگ کی سرکاری فوج کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر ہتھیار ڈال دے۔ ورنہ شہر پر پورے زور سے حملہ کر دیا جائے گا۔ وسطی چین میں نانکن میں صلح کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے چین کی مرکزی سرکاری کونسل کا اجلاس آج شروع ہوا۔ ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جب سے چین کی سرکاری حکومت نے نانکن سے اپنا ہیڈ کوارٹر تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بہت سی فضائی اور بحری طاقت فارموسا میں منتقل کر دی گئی ہے۔ اور دفاعی ہیڈ کوارٹر جنوبی چین میں مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ولندیزی مطالبہ ٹھکرا دیا گیا!

بٹاویہ ۱۷ جنوری۔ ڈاکٹر محمد حطہ اور ان کی کابینہ کے دوسرے وزراء نے جو جزیرہ بنکا میں قید و بند کے مصائب جھیل رہے ہیں۔ ولندیزوں کے اس مطالبہ کو ٹھکرا دیا ہے کہ وہ آزاد ہونے کے بعد سیاسیات سے الگ رہیں۔

ایشیائی ممالک کی کانفرنس

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ ایشیائی ممالک کی جو کانفرنس انڈونیشیا کی صورت حال پر غور کرنے کیلئے دہلی میں منعقد ہونے والی ہے اس کے لئے مختلف ممالک کے نمائندے دہلی پہنچ رہے ہیں۔ امید ہے کل آسٹریلیا اور فلپائن کے نمائندے بھی پہنچ جائیں گے۔ بیرسیام کے نمائندے کے آنے کی بھی اطلاع ملی ہے پہلے سیام کی حکومت نے انکار کر دیا تھا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ سے شائع کیا

پاکستان کے قیام کا بنیادی مقصد دنیا کی توجہ نیکیوں کی طرف مبذول کرانا ہے

بُرائی اور بدخواہی کی مسابقت پر فخر کرنا شرم اور افسوس کا مقام ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تصریحات ——— ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۱۷ جنوری۔ بین الاقوامی امور کے پاکستانی ادارے کے پہلے سالانہ اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے کل پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا افسوس تقسیم کے بعد ہندوستان اور پاکستان میں اس بات پر مقابلہ نہیں ہوا کہ کون دنیا کے سامنے بہترین مثال پیش کرتا ہے۔ بلکہ آج تک صرف بُرائی اور بدخواہی کی باتوں میں ہی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی جاتی رہی۔

چوہدری صاحب نے فرمایا کیا یہ شرم اور افسوس کا مقام نہیں ہے کہ حالات کو سلجھانے کی بجائے ساری کوشش اسی شرمناک مسابقت پر صرف ہوتی رہی ہے۔

آپ نے فرمایا اسلامیان پاکستان کو اپنے سامنے صرف رواداری اور انصاف کے وہی اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں جو اسلام نے پیش کئے ہیں ورنہ اگر ہم نے ان صداقتوں سے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے پیش کی گئی تھیں انحراف کیا۔ تو ہمارا رخ تباہی کی طرف ہوگا۔

پاکستان کے قیام کا بنیادی مقصد میرے نزدیک اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ دنیا کے سامنے اسلام کے اصول پیش کئے جائیں۔ اور انہیں عملی جامہ پہنا کر دنیا کی توجہ نیکی کی طرف مبذول کرائی جائے۔

آپ نے فرمایا ہم نے اپنے نصب العین کا اعلان تو کیا لیکن عمل سے قاصر رہے۔ اور ایک افسوسناک ناکامی کی مثال بن کر رہ گئے۔ اسلام ہمیں برائی کو نظر انداز کر دینے کی تلقین کرتا ہے تاکہ جو کل تک ہمارا دشمن تھا آج یا کل ہمارا گہرا دوست بن جائے۔

کیا ہم نے اس اصول پر عمل کیا ہے؟

اسلام ہمیں بدی کا بدلہ نیکی سے دینے کی تلقین کرتا ہے۔ کیا ہم نے اس پر توجہ کی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ہمیں وقت نہ مل سکا۔ لیکن سہولت آرام اور فراوانی کے باوجود بھی ہم نے کوئی مثال قائم نہ کی۔ مصائب اور دل چیر دینے والی بدنصیبیوں کے دنوں میں بھی ہمارا طرز عمل خاطر خواہ نہ رہا۔ ہم سب اس بات سے کلیۃً آگاہ ہیں۔ کہ ہمارا طریق عمل معیار کے مطابق نہیں رہا۔

لہٰذا میں آپ سب سے اپیل کرونگا۔ کہ انصاف اور رواداری کے ان اصولوں کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں۔ جو اسلام نے ہمیں سکھائے ہیں۔ اور صرف اتحاد و وحدت، مقصد اور قربانی سے طاقت حاصل کریں۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی انفرادی اور اجتماعی بلکہ سیاسی زندگی میں بھی اسلامی اصولوں سے سرِمو انحراف نہ کریں صرف یہی ایک گُر ہے جو ہمیں منزل کامرانی تک لے جا سکتا ہے۔ یاد رکھئے کامیابی اسے نہیں کہتے کہ آپ کے قول اور فعل میں ہم آہنگی نہ ہو۔

آپ نے فرمایا پاکستان کے حصول کی وجہ بنیاد یہ تھی کہ ہم دنیا کو اسلام کا بتایا ہوا صراط مستقیم دکھائیں۔ اس طرح ہم پر ایک عظیم الشان ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور ہمیں اپنے عہد کو پورا کرنا چاہیئے۔

چوہدری صاحب نے فرمایا "جہاد" کے نظریے پر کشمیر کی لڑائی کے سلسلہ میں حکومت ہند نے جو اعتراض کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی دنیا کے باہر دراصل اس لفظ کی "اہمیت" کو کما حقہ سمجھا نہیں جا رہا۔ حالانکہ ایک مسلمان کی تو ساری زندگی ہی اسی سے عبارت ہے۔ اور وہ تا زیست برائی اور بدی کے خلاف ایک مستقل جہاد میں مصروف رہتا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ ہندوستان کو یہ تشریح قبول نہیں۔

پیشتر ازیں دولت مشترکہ برطانیہ کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے فرمایا پاکستان ہندوستان اور لنکا اس کے ممبر بن چکے ہیں۔ اب دیکھنا صرف یہ ہے۔ کہ یہ دولت مشترکہ اب نئے حالات کا کس طرح مقابلہ کرتی ہے۔ گو ایک لحاظ سے یہ جماعت ایک ڈھیلی ڈھالی سی ہے۔ لیکن مجلس اقوام سے بہر حال مؤثر ہے۔ اس کے ممبروں پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ کسی خاص معاملے میں خاص طرز عمل اختیار کریں۔ آپ نے کہا میرا یہ خیال اس وقت پختہ ہوا جب میں نے گذشتہ کانفرنس میں شرکت کی۔

اس سے پہلے چوہدری صاحب نے مجلس اقوام کے مقاصد اور کام کے طریق بھی بتائے۔

آپ کے علاوہ بین الاقوامی ادارے کے صدر خلیفہ شجاع الدین اور امریکی قونصل مسٹر "ڈوسل" نے بھی مختصر سی تقریریں کیں۔

یونان میں نئی حکومت کے قیام کی کوششیں

ایتھنز ۱۷ جنوری۔ لبرل اور دیگر پارٹیوں کی مخلوط حکومت کے مستعفی ہو جانے کے بعد نئی حکومت کی امکانی تشکیل کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے آج یونان کی تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے ایک کانفرنس میں شرکت کی۔

جب وزیر اعظم سوفولس نے اپنی حکومت کا استعفےٰ بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو اطلاع ملی ہے کہ اسے توقع تھی کہ نئی حکومت کی تشکیل کے لئے اس سے درخواست کی جائے گی۔ لیکن جب بادشاہ نے بغیر کسی تبصرہ کے اس کا استعفےٰ لے لیا۔ وہ بہت متعجب ہوا

آج کی کانفرنس بادشاہ نے طلب کی تھی اور زیر بحث مسئلہ یہ تھا کہ ایسا طریقہ معلوم کیا جائے کہ آئندہ حکومت کو وسیع تر کر کے تمام پارٹیوں کو حکومت کو مستعفی ہونا پڑا کیونکہ مذاکرات وزارتوں کی تقسیم کے سوال پر ناکام ہو گئے۔ اور کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔

جرمنی میں ایک نئی سیاسی پارٹی کا قیام

برلن ۱۷ جنوری۔ جرمنی میں نیشنل سوشلزم زور پکڑتا جا رہا ہے گذشتہ سال مارشل ٹیٹو نے کی مخالفت کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ اب جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کی کم نظری کی پالیسی کے سخت خلاف ہیں۔ کیونکہ وہ اسے ماسکو کی ملوکیت پسندی سے تعبیر کرتے ہیں۔

جرمن کمیونسٹ پارٹی کی ایک نئی جماعت نے برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے حکام سے برلن میں مخالف کمیونسٹ پارٹی کے نام سے ایک نئی پارٹی قائم کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ (استار)

اب ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مفاہمت آسان ہوگئی ہے

(مسٹر ابراہیم رحمت اللہ)

لندن ۱۷ جنوری۔ کل رات پارک شائر کی آزاد کشمیر مسلم لیگ نے پاکستانی سفیر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے اعزاز میں ایک محفل استقبال کا انتظام کیا۔ جس میں اخبار "یارک شائر ایوننگ نیوز" کے مسٹر فرینک سے وڈ نے مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ آج کا یہ اجتماع اس بات کی دلیل ہے کہ برطانیہ پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا کس قدر خواہاں ہے۔ انہوں نے پاکستان کی نئی مملکت کے کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے خراج تحسین ادا کیا اور فرمایا۔ پاکستان اب قائم ہو چکا۔ اور اس کا قیام برطانوی باشندوں کی خواہش کے عین مطابق ہے۔

مسٹر ابراہیم رحمت اللہ نے اپنی جوابی تقریر میں کہا۔ ہم دولت مشترکہ کے دل سے حامی ہیں اور ہماری عین خواہش ہے کہ دولت مشترکہ حقیقی معنوں میں ایک منظم اور متحدہ ادارہ بن جائے تاکہ قیام امن کے لئے یہ ایک مفید اور مؤثر وجود کا کام دے سکے۔ نیز آپ نے متنبہ کیا کہ ایسی دولت مشترکہ جو باہمی اتحاد اور ذمہ داریوں سے عاری ہو اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے امید ظاہر کی کہ کشمیر میں لڑائی بند ہو جانے سے دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام کے لئے حالات سازگار ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہم ہمیشہ سے ہی ہندوستان کے ساتھ صلح اور امن سے رہنا چاہتے ہیں لیکن باعزت طریق پر اور اب میں امید کرتا ہوں کہ کشمیر کی نئی صورت حال دونوں کے درمیان مفاہمت کیلئے راستہ صاف کرنے کا موجب ثابت ہوگی (استار)

ڈاکٹر بیارڈ کا دورہ بیت المقدس

بیت المقدس ۱۷ جنوری۔ پناہ گزینوں کے امدادی پروگرام کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر بیارڈ ڈاج نے بیت المقدس کا دورہ کیا اور ایک جلسہ میں شرکت کی۔ جو بیروت کی امریکی یونیورسٹی کے طلباء نے منعقد کیا تھا۔ وہ یونیورسٹی مذکورہ کے سابق صدر رہ چکے ہیں۔ (استار)

شرق اردن میں "یوم درخت"

عمان ۱۷ جنوری۔ کل شرق اردن نے پہلا یوم درخت منایا اور آئندہ ہر سال ۱۵ جنوری کو قومی تعطیل منائی جائے گی۔ اس روز ملک کی آبادی سے جنگلوں کی کاشت کے پروگرام کے سلسلہ میں امداد کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پیڑ بونے کی درخواست کی جایا کریگی۔ شاہ عبداللہ نے عمان کے باہر کوہ طاہور پر منعقدہ ایک تقریب کے موقعہ پر پہلا درخت بویا۔ اس قسم کی تقاریب پورے شرق اردن اور فلسطین میں لیجنٹ العربیہ کے مقبوضہ علاقہ میں منائی گئیں۔ (استار)

ڈربن کے فساد زدوں سے ہمدردی

لنڈن ۱۷ جنوری۔ کل رات لنڈن میں ہندوستانی طلباء کے ایک اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس کی رو سے ڈربن کے نسلی فسادات سے نقصان اٹھانے والوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

روزنامہ
الفضل
۱۸ جنوری ۱۹۴۹ء

اسلام کے لئے

دنیا کی کل آبادی کا کم سے کم پانچواں حصہ اس وقت ایسا ہے۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اور دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ایسی نسل انسانی ہے۔ جس میں اسلام کے نام لیوا نہ پائے جاتے ہوں۔ لیکن اسکے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان مغربی بے خدا تہذیب کے سیلاب کے آگے خس وخاشاک بہتے ہوئے ہیں۔ ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر شعبہ اسی تہذیب سے اس حد تک متاثر ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا۔ الغرض ہماری ہر حرکت غیر اسلامی بن کر رہ گئی ہے۔ اگر ہم ان ممالک کو جو فارغ طور پر اسلامی سمجھے جاتے ہیں دیکھیں تو ان کا تمام کاروبار مغربی بڑی بڑی اقوام کے سیاسی طلسمات میں گرفتار نظر آئے گا۔ پھر ان کی انفرادی زندگی کا جائزہ لیں۔ تو وہ بھی انہی غیر اسلامی سانچوں میں ڈھلی ہوئی نظر آئے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت غیر اسلامی تہذیب کا دور دورہ ہے۔ اور اللہ تعالٰے کے آخری پیغام یعنی اسلام سے بڑھ کر آج دنیا میں کوئی یتیم نہیں۔ مسلمانوں نے وہ تمام اعمال ایک ایک کر کے ترک کر دیئے ہیں۔ جن سے اسلام کی ہستی قائم ہوتی ہے۔ ایک صرف اسلام کا نام تو زبان پر رہ گیا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی عملی زندگی ایسی بن گئی ہے۔ کہ جس کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں تو غیر اسلامی آنکھوں سے سنتے ہیں تو غیر اسلامی کانوں سے۔ سوچتے ہیں تو غیر اسلامی دماغوں سے اور کچھ کرتے ہیں تو غیر اسلامی نقطۂ نظر سے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسے نیک دل مسلمان بھی موجود ہیں۔ جو اسلام کی یہ کس مپرسی دیکھ کر بے قرار ہوتے ہیں۔ اور ان کا دل اس بات پر کڑھتا ہے۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالٰے کے دین کو پھر دنیا میں غلبہ ہو جائے۔ مسلمان بیدار ہو جائیں۔ وہ اپنی حقیقت کو پہچانیں۔ اور ان جالوں سے نکل آئیں۔ جن میں وہ الجھ کر رہ گئے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ اول تو ہیں ہی بہت کم۔ اور اگر ہیں بھی تو وہ اپنے آپ کو اتنا کمزور پاتے ہیں کہ باطل کے لشکروں کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ اگر وہ ہمت کر کے کبھی کچھ کرنے پر آمادہ بھی ہوتے ہیں تو اغیار تو اغیار خود مسلمانوں کی بے پناہ بے حسی ان کو مایوس کر دیتی ہے۔ اور وہ بے دل ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جو کچھ زیادہ سخت جان ہوتے ہیں۔ وہ بھی سوائے اسکے کچھ نہیں کر سکتے۔ کہ چند تقریریں یا چند پمفلٹ شائع کر دیں۔ ان کی آواز سے ایک عارضی سا جوش تو پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی ایک ان کے ساتھی بھی بن جاتے ہیں لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد وہ خود بھی دریا کے بہاؤ کے ساتھ بہنے لگ جاتے ہیں۔ مغربی سیاست اور حکمت عمل کا دیو ان کو بھی دبوچ لیتا ہے۔

یہ تو ان لوگوں کا حال ہے۔ جو دل سے اسلام کا احیاء چاہتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے مسلمانوں کے سواد اعظم کا جو حال ہے وہ ناگفتہ بہ ہے۔ بے شک اسلامی ممالک اور اسلامی اقوام میں آج بیداری کے کچھ آثار پائے جاتے ہیں۔ زنجیروں میں جکڑے ہوئے کچھ ہلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ عرب ممالک۔ مشرق وسطی کی اقوام۔ انڈونیشیا کے مسلمان کسمسا رہے ہیں۔ اور سامراجی شکنجوں سے آزاد ہونے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ بیشک آپ اسکو بیداری کہہ لیں۔ لیکن یہ بیداری بھی اسی ماحول میں ہو رہی ہے۔ جس ماحول میں یہ لوگ سوئے پڑے تھے۔ بے شک مسلمانوں نے پاکستان بنالیا ہے۔ بے شک انڈونیشیا ڈچ کے چنگل سے نکل جائے گا۔ ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ سعودی عرب۔ فلسطین۔ مصر۔ شمالی اور مشرقی افریقہ کے اسلامی کہلانے والے ممالک آزاد ہیں۔ اور بڑی ترقی کر رہے ہیں۔ ہم یہ بھی درست تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ یہ تمام اسلامی ممالک ایک مضبوط بلاک بن جائیں گے۔ جس کی طرف کسی کو بد نظری سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو گی۔ اگر اس بیداری کا جو آج ہم مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں یہ نتیجہ برآمد ہو تو بے شک یہ اچھی بات ہے۔ اور نہایت ممکن ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اس بیداری میں اسلام کی بیداری کا کتنا حصہ ہے۔ وہ تمام قابل تعریف تگ ودو اور مستحسن جدوجہد جو آج اسلامی ممالک کر رہے ہیں واقعی مسلمانوں کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔ لیکن اس تمام تگ ودو اور جدوجہد میں کتنے قدم ہیں۔ جو مسلمانوں نے اسلام کے لئے اٹھائے ہیں۔ کتنی دوڑ دھوپ ہے جو خالص اسلام کے لئے کی گئی ہے؟

اس سے کسی کو انکار نہیں کہ ان ممالک میں ایسی انجمنیں اور ادارے بھی قائم ہیں۔ جو بظاہر خالص اسلام کے کام کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اسلامی جماعتیں مختلف ناموں سے تقریباً ہر ایک اسلامی ملک میں بنی ہوئی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ یہ انجمنیں یہ ادارے یہ جماعتیں کیا اسلامی کام کر رہے ہیں۔ اور جو ترقیاں یہ ممالک کر رہے ہیں۔ یا جو جدوجہد یہ اسلامی جماعتیں کر رہی ہیں۔ ان ترقیوں اور اس جدوجہد کا اسلام کی ترقی یا اسلامی جدوجہد کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ کیا ان ترقیوں کے ساتھ ساتھ مسلمان اسلامی اصولوں اور اسلامی احکام کی پابندی میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔ کیا یہ انجمنیں یہ جماعتیں مسلمانوں کو اسلام کا پابند بنانے میں بھی کوئی کامیابی حاصل کر سکی ہیں۔ پھر کیا یہ ادارے اور یہ انجمنیں نہیں۔ یہ بڑے بڑے اسلامی آزاد ممالک اشاعت اسلام کے لئے بھی کچھ کر رہے ہیں؟ اشاعت اسلام نہ سہی۔ یہ بڑے بڑے آزاد اسلامی ممالک اپنے اپنے حدود میں ہی سہی۔ اسلامی تہذیب اسلامی تعلیم وتربیت کی ترویج وترقی کے لئے کیا اتنی بھی توجہ مبذول کر رہے ہیں جتنی توجہ وہ دنیاوی ترقیوں کی طرف دے رہے ہیں۔

بے شک اس وقت تمام اسلامی ممالک مادی ترقیوں میں مغربی ممالک بلکہ دوسرے غیر اسلامی ایشیائی ممالک سے بھی بہت پیچھے ہیں۔ وہ اس دوڑ میں بہت پیچھے رہ گئے۔ جو دوڑ اس وقت دنیا دوڑ رہی ہے۔ لیکن فرض کریں کہ یہ اسلامی ممالک اور اقوام وہ ترقیاں ان ممالک کے برابر حاصل بھی کر لیتے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی کہیں بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ تمام مادی طاقتیں جن پر اس وقت امریکہ وغیرہ کو ناز ہے ان پر بھی دسترس ہو جاتی ہے۔ تو پھر بھی کیا ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان ممالک نے اسلام میں بھی کوئی ترقی کا قدم اٹھایا ہے۔ جب تک یہ ممالک ساتھ ہی اسلامی اعمال کی پابندی میں بھی ترقی نہ کریں۔ کیا ایسی ترقیاں ان ممالک کے لئے قابل فخر ہو سکتی ہیں۔ آخر ان اسلامی ممالک کا مابہ الامتیاز کیا ہے۔ کیا اسلام اور صرف اسلام نہیں ہے؟ لیکن اگر یہ سارے جہان کی ترقیاں کر بھی لیں۔ اور اسلام سے بے پرواہ رہیں تو ان ترقیوں کا اسلام کو کیا فائدہ؟

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ مادی ترقیاں اپنی ذات میں کوئی بری چیز ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہیں۔ جب سے دنیا بنی ہے تب سے دنیا یہ مادی ترقیاں حاصل کرتی چلی جا رہی ہے؟ اور اس لحاظ سے مسلمان دنیا سے علیحدہ نہیں ہیں لیکن سوال تو یہ ہے کہ وہ عظیم الشان مقصد جو اللہ تعالٰے نے اپنے آخری پیغام میں دنیا کے سامنے رکھا ہے اور جسکو قبول کرنے کی وجہ سے مسلمان ممالک اور اقوام مسلمان کہلاتے ہیں۔ اس مخصوص مقصد کے حصول کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں؟

احباب مشورہ دیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہمارے مجاہد بھائی مکرم مرزا منور احمد صاحب گزشتہ دنوں امریکہ میں شہید ہو گئے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کا ارادہ ان کی لاش کو پاکستان میں منگوا لینے کا تھا۔ مگر بعض دوستوں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ لاش وہیں رہنے دی جائے۔ اور ان کی قبر وہاں ہو تو اس سے کئی فائدے رہیں گے۔ لہذا حضور نے فرمایا ہے کہ اخبار میں اعلان کر کے احباب جماعت سے مشورہ طلب کیا جائے۔ کہ آیا لاش منگوائی جائے یا وہاں ہی رہنے دی جائے۔ پس احباب مہربانی فرما کر اپنی رائے سے (معہ اپنے دلائل کے کہ کیوں لاش یہاں لائی جائے یا کیوں نہ لائی جائے) مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے نہایت جلدی اطلاع بخشیں۔ تا میں حضور کی خدمت میں پیش کر سکوں۔

وکیل التبشیر تحریک جدید ۱۵ میکلیگن روڈ لاہور

احباب غرباء کی امداد فرمائیں

دفتر ہذا میں بیوگان یتیم بچوں اور غرباء کی درخواستیں برائے پارچات آتی رہتی ہیں۔ مخیر اور صاحب توفیق اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ حسب لیاقت مستعملہ یا نئے پارچات بھیج کر ان غرباء کی امداد فرمائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

اخراج از جماعت ومقاطعہ

قاضی محمد منیر صاحب واقف زندگی سابق ایجنٹ دفتر تجارت متعین نوکنڈی کو عدم تعمیل حکم کی بناء پر اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

احمدیت کا نفوذ اور اس کی چند مثالیں

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل واقف زندگی

(۱) میں چھوٹا تھا۔ احمدیت کی فضاؤں سے دور ایک ایسے دیہاتی علاقہ میں جس میں ابھی تک نئے تمدن کی روشنی بھی نہیں پہنچی تھی۔ وطن بہشت ہے۔ یہ اسی عقیدہ کے قائل تھے۔ اس وجہ سے ان کے نزدیک وطن سے نکلنا بہشت سے نکلنے کے مترادف تھا۔ ہمارے گاؤں کے چند ہی بوڑھے بزرگ ہوں گے۔ جنہوں نے گاڑی دیکھی تھی۔ حالانکہ اس گاؤں سے چودہ میل کے فاصلہ پر ریلوے لائن تھی۔ شدید جاڑے کی راتوں میں چولھے کے پاس بیٹھ کر میری والدہ مجھے کوہ قاف کی پریوں کی۔ لاہور اور پشاور کے قصے سنایا کرتی تھیں۔ کبھی کبھی وہ اپنے بچپن کے حالات بھی سنائیں۔ ایک دفعہ انہوں نے سنایا کہ پنجابی نظم کی ایک کتاب خواں لغمان مل گئی۔ اس کتاب میں ان بدعات اور بڑے رواجوں کا ذکر تھا۔ جن میں مسلمان مبتلا ہیں۔ اور نہایت عمدہ پیرائے میں مسلمانوں کو ان برائیوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ یہ کتاب بڑی دلچسپ تھی۔ اور بڑے شوق سے میں اسے پڑھ رہی تھی۔ کہ اچانک میرے نانا جان تشریف لے آئے۔ میرے ہاتھ میں اس کتاب کو دیکھ کر وہ سخت غصے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ یہ تو مرزائی کافر کی کتاب ہے ایسی کتاب پڑھنے سے آدمی خود کافر ہو جاتا ہے۔ نانا جان کے اس غیر متوقع غصہ سے میں دم بخود ہو گئی۔ اور میں نے خود وہ کتاب ہاتھ سے پھینک دی لیکن دل میں سخت حیران تھی کہ خدا کی کیسی شان ہے۔ کیا ایسی اچھی اچھی باتیں کہنے والے اتنے بڑے عالم بھی کافر ہو جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ ایک صداقت تھی جس نے میری والدہ کی سادہ فطرت پر اثر کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین میں مذہبی علوم کے متعلق ایسی معقول اور فطرتی استعداد پیدا کی ہے اور اس بارے میں ان کی قوت بیانیہ کو ایسا شیریں بنا دیا ہے۔ کہ ہر وہ فطرت جو تعصب کے زنگار سے پاک ہے وہ ان کے بیان اور ان کی تحریر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اور جو شخص بھی مذہب کے متعلق کسی معقول پیرایہ میں کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضان اور آپ کے علم کلام سے استفادہ کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ اور آپ کا یہ کارنامہ اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کا انکار کسی انصاف پسند فطرت سے ممکن نہیں ہے۔

(۲) بعض اوقات میں اپنے بڑے بوڑھوں کو دارے یعنی دیہاتی کلب گھر میں بیٹھے باتیں کرتے ہوئے دیکھتا۔ تو ان کے پاس جا کھڑا ہوتا۔ کبھی کبھی ان کی گفتگو کا موضوع اس قسم کا ہوا کرتا تھا کہ ہمارے ملک میں کچھ ایسے کافر بستے ہیں۔ جنہیں مرزائی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ایک نیا مذہب ایجاد کر لیا ہے۔ لیکن ان لوگوں کے اخلاق بڑے اچھے ہیں۔ آپس میں بہت ہمدرد ہیں۔ دوسروں سے بھی بڑی محبت اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ فلاں مرزائی افسر نے مقدمہ میں فلاں فلاں شخص کو بڑی مدد دی۔ اور ایک پیسہ بھی اس سے نہ لیا۔ ان میں بڑا اتفاق ہے۔ یہ نہایت دیانتدار اور سچے لوگ ہوتے ہیں۔ جھوٹ بولنا گناہ سمجھتے ہیں۔ نمازوں کے بڑے پابند ہیں۔ عموماً قرآن شریف پڑھتے ہوئے ہوتے ہیں۔ غرض وہ تمام اچھی صفات جو ایک سچے مسلمان کا طرۂ امتیاز ہیں۔ ایک ایک کر کے وہ گنوا دیتے لیکن آخری نتیجہ ان کا یہی ہوتا۔ کہ ان کے عقیدے بڑے خراب ہیں۔ تمام علماء نے ان کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ اگر یہ سچے ہوتے تو ہمارے پیر و مرشد ان کو کیوں کافر کہتے۔ میں بھی ان کی یہ باتیں سنتا۔ لیکن میری چھوٹی سی عقل یہ بات سمجھنے سے ہمیشہ قاصر رہتی۔ کہ یہ کافر آخر نمازیں کیوں پڑھتے ہیں ہمارے گاؤں کا بنیا دیوان تو کلمہ بھی نہیں پڑھتا۔ لیکن درحقیقت یہ ایک سچائی تھی۔ جس کا اعتراف کرنے پر یہ لوگ اسی طرح مجبور تھے۔ جس طرح مکہ کے لوگ اپنی پرائیویٹ مجالس میں اس قسم کے اعتراف پر اپنے آپ کو مجبور پاتے تھے۔ لیکن ان کی سمجھ سے یہ بات ہمیشہ بالا رہتی کہ کس طرح ایک کافر شخص نے تکسب المعدوم کا مصداق بنکر اپنے سچے متبعین کو ایسے حیرت انگیز اخلاق کا حامل بنا دیا۔ جو دنیا کے جہان سے مفقود ہو چکے تھے۔ اور اس سے وہ کارنامہ کیسے وقوع پذیر ہو گیا۔ جس کے لئے دنیائے اسلام ایک عرصہ سے ترس رہی تھی۔

(۳) ضلع کیمبلپور کے ایک گاؤں حسن ابدال میں عربی پڑھا کرتا تھا۔ میرے استاد دیوبند کے فاضل تھے۔ ایک دن سرکاری اسکول کا ایک مدرس ان کے پاس آیا۔ اور بیٹھتے ہی جیسے کوئی خوشخبری سناتا ہے۔ ان سے کہنے لگا۔ کہ مولوی صاحب ہمارا ہندو انسپکٹر جو مسلمان مدرسین کا دشمن تھا۔ یہاں سے تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اس کی جگہ فلاں مسلمان انسپکٹر آ رہا ہے۔ سنا ہے کہ یہ انسپکٹر بہت انصاف پسند اور مدرسین کا بہت ہمدرد ہے مولوی صاحب اس کی بات سنکر انگارہ ہی تو ہو گئے اور غصہ میں بھری ہوئی آواز میں فرمانے لگے۔ پہلا انسپکٹر تو تمہارے حقوق پر ڈاکہ ڈالا کرتا تھا۔ مگر یہ تمہارے ایمان پر ڈاکہ ڈالیگا۔ میں حیران تھا۔ کہ مسلمان پھر ایمان پر ڈاکہ آخر مولوی صاحب کا اس سے مطلب کیا ہے۔ مگر انہوں نے اس عقدے کو یوں حل کیا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ وہ مرزائی ہے اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا ان کا شیوہ زندگی ہے۔ چونکہ ابھی تک میں نے کسی "مرزائی" کو دیکھا نہیں تھا۔ اس لئے میری سمجھ میں پھر بھی یہ بات نہ آئی۔ کہ آخر مرزائی اپنے مذہب کی تبلیغ کیوں کرتے ہیں۔ اور کس طرح وہ کسی مسلمان کو کلمہ سے انکار کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ بہرحال یہ بات آئی گئی ہو گئی زمانہ یونہی گذرتا گیا۔ میری عمر کوئی بیس ۲۲ بائیس سال کی تھی۔ میں جامعہ عباسیہ بہاولپور میں تیسرے یا چوتھے درجے میں پڑھتا تھا۔ ایک دن میں بہاولپور کے بڑے ڈاکخانہ میں گیا اور وہاں ایک کلرک سے چند کارڈ خریدے۔ اس کلرک نے مجھ سے پوچھا تم کیا کام کرتے ہو۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ میں جامعہ عباسیہ میں عربی پڑھتا ہوں یہ سنکر وہ کہنے لگا۔ کہ قادیان میں بھی عربی کے بڑے بڑے کالج ہیں۔ قادیان کا کیا کہنا۔ وہاں تو علم و عرفان کا نور برستا ہے۔ میری زندگی میں یہ پہلا موقع تھا۔ جبکہ مجھ کو معلوم ہوا کہ جو شخص مجھ سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ "مرزائی" ہے۔ میں جلدی جلدی وہاں سے یہ کہتے ہوئے بھاگا۔ کہ جس طرح تمہارے منہ پر نور برستا ہے اسی طرح قادیان میں بھی نور برستا ہوگا۔ یہ دوست کسی قدر سانولے رنگ کے تھے اور ان کی بات سنکر میرے مشتبہ دل نے یہ فقرہ کہنے پر مجھے آمادہ کیا۔ لیکن میں ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ بجلی کی رَو کی طرح اس احساس نے میرے اندر ایک سنسناہٹ سی پیدا کر دی۔ کہ آخر یہ تو ڈاکخانے کا ایک کلرک ہے۔ اس کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر کس نے آمادہ کیا۔ جامعہ عباسیہ کے فاضل علماء میں سے تو میں نے کوئی عالم ایسا نہیں دیکھا۔ جو ہندوؤں میں اسلام کی تبلیغ کرتا ہو۔ وہ تو اپنے طلباء کو تبلیغ کی تلقین نہیں کرتے۔ اور نہ انہیں یہ بتاتے ہیں۔ کہ غیروں میں تبلیغ کس طرح کی جاوے۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کو اسلام کے ستون اور مذہب کے محافظ سمجھتے ہیں۔ اور اسی کے صدقے ان کو روزی مل رہی ہے لیکن یہ ایک اچٹتا ہوا خیال تھا۔ جو کہ آیا اور استغفار کے تکرار نے اسے دل سے محو کر دیا۔

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ کیا ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے

فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء

فرمایا۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے۔ کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے۔ بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے۔ کہ گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر۔ سجدہ میں۔ رکوع میں۔ قیام میں۔ اور تہجد میں غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راستباز اور صادق ٹھہر جاوے۔ لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ نری دعا سے۔ بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے۔ اور تدبیر نہیں کرتا۔ وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا۔ وہ بھی شوخی کرتا اور خدا تعالیٰ سے استغناء ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنی چاہتا ہے۔ لیکن مومن اور سچے مسلمان کا یہ شیوہ نہیں۔ وہ تدبیر۔ اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے پوری تدبیر کرتا ہے۔ اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے۔ اور یہی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورت میں دی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

نماز کی اہمیت

(از نور احمد صاحب واقف زندگی)

نماز خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار نعمتوں کا ایک ادنیٰ سا شکرانہ ہے۔ کیا ہی بدبخت ہے وہ انسان جو اپنے رب کی ہزاروں لاکھوں نعمتیں کھا کر بھی اس کی طرف نہیں جھکتا۔ اس کی حالت تو ایک کتے سے بدتر ہے۔ جس کو کہ اس کا مالک کبھی روٹی کا ٹکڑا ڈالتا ہے۔ اور کبھی نہیں ڈالتا۔ مگر وہ جب بھی اپنے مالک کو دیکھتا ہے۔ تو اس کے پاؤں میں لیٹ جاتا ہے۔ گویا وہ اسے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے پھر وہ انسان جس کو خداوند تعالیٰ نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے۔ اپنے رب سے کیونکر بے اعتنائی کرے۔ ہمارے سردار آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہا گیا۔ کہ آپ تو خدا تعالیٰ کے نہایت محبوب بندے ہیں۔ آپ کو اتنی گریہ و زاری کرنے کی کیا ضرورت ہے تو حضور نے کیا ہی مختصر مگر جامع الفاظ میں جواب دیا۔ کہ کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

آج کل بہت سے مسلمان نماز نہیں پڑھتے اور جب ان کو نماز کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ تو طرح طرح کے بہانے اور مجبوریاں پیش کر کے نماز کی ادائیگی سے بچنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ جب ہمارے آقا اور ہادی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عمر نماز پڑھتے رہے ہیں تو ہم کیونکر نماز پڑھنے میں کوتاہی کریں۔ کیا ہماری مصروفیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہیں یا ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خدا کے محبوب بندے بن گئے ہیں۔ اور اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو ہماری یہ مجبوریاں اور بہانے کوئی مدد نہیں کر سکیں گے۔

پھر جب ہم خداوند تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب سمجھتے ہیں تو اس کے محبوب سمجھنے کی علامت یہی ہے۔ کہ ہم اس کے نام کو اپنا ورد بنائیں۔ اور کسی وقت بھی اس کی یاد سے غافل نہ ہوں۔ خدا اور بندے کے درمیان تعلقات اور محبت پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے۔ یوں تو اسلام نے اور عبادات بھی بتائی ہیں۔ مگر سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ جو اسلام نے بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان محبت قائم کرنے کا بتایا ہے۔ وہ نماز ہی ہے۔ پس جو شخص اس ذریعہ کو اختیار نہیں کرتا یعنی نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اور ہرگز ہرگز خداوند تعالیٰ سے محبت قائم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو شخص اس محبت کے زینہ پر پاؤں نہیں رکھتا۔ وہ آخر تک پہنچنے کی کیونکر امید رکھ سکتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیث میں فرمایا ہے کہ بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز کا چھوڑنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور بندوں کے درمیان تعلق قائم کرنے کا ذریعہ صرف اور صرف نماز ہی ہے۔ جو نماز کو ترک کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں کر سکتا۔ گو دوسرے ذرائع بھی اسلام نے بتلائے ہیں۔ مگر وہ سب ذرائع نماز کے ضمن میں ہی آجاتے ہیں مثلاً۔ ایک باجماعت نماز پڑھنے والا شخص جب نماز کے لئے مسجد میں جائے گا۔ تو جو وقت نماز باجماعت کے انتظار میں صرف ہوگا وہ بھی اس کا نماز میں ہی سمجھا جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس وقت میں دنیاوی باتوں میں مصروف نہ ہو۔ پھر جب سب دوست مسجد میں جمع ہوں گے۔ تو اس کو سب سے ملاقات کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ جس سے اس کو اپنے سب بھائیوں کے حالات معلوم ہو جائیں گے۔ جو غریب اور نادار ہونگے ان کے لئے اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔ اور وہ ان کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اسی طرح اور بہت سی باتوں کا ایک دوسرے کو علم ہو جائے گا۔ جس سے وہ ایک دوسرے کے دکھ درد تکلیف کو رفع کرنے کی کوشش کریں گے۔ پھر ان میں آپس میں میل ملاقات سے محبت بھی پیدا ہوگی۔ اور محبت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو قربانی کرنے کے لئے ابھارتی ہے۔ غرض نماز باجماعت سے ہر ایک قسم کی نیکی۔ عفو۔ دیانت۔ امانت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن حکیم میں بھی نماز کا حکم دیتے ہوئے یہی فرمایا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ کہ نماز کو قائم کرو۔ یعنی نماز باجماعت ادا کیا کرو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر جلد ۶ میں سورۃ البیّنۃ کی تفسیر کرتے ہوئے لیقیموا الصلوٰۃ کے معنی صرف نماز باجماعت ادا کرنے کے ہی نہیں لکھے۔ بلکہ حضور لکھتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اقامت الصلوٰۃ کے ایک معنے یہ بھی لکھے ہیں۔ کہ مومن اپنی نمازوں کو بار بار کھڑا کرتے ہیں۔ پھر گرتی ہے تو پھر کھڑا کرتے ہیں"۔ آگے چل کر حضور فرماتے ہیں "کہ نماز کا کھڑا کرنا اپنے اندر یہ مفہوم رکھتا ہے۔ کہ دنیا میں نماز کا رواج قائم کر دیا جائے۔ جیسے ہماری زبان میں کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے یہ رسم جاری کر دی۔ اسی طرح خدا مومنوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ لیقیموا الصلوٰۃ وہ لوگوں میں نماز قائم کریں۔ یعنی صرف خود ہی نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ تمام لوگوں میں نماز کی خوبیاں بیان کریں۔ انہیں نماز پڑھنے کی تحریک کریں۔ اگر انہیں نماز پڑھنی نہیں آتی۔ تو انہیں نماز پڑھنی سکھائیں۔ اگر کوئی شخص نماز کا ترجمہ نہیں جانتا۔ تو اسے نماز کا ترجمہ پڑھائیں۔ غرض ہر شخص نماز کی ترویج اور اس کو دنیا میں قائم کرنے میں مشغول ہو جائے۔ کوئی شخص نماز کی خوبیاں بیان کر رہا ہو۔ کوئی نماز کا ترجمہ پڑھا رہا ہو۔ کوئی شخص نمازیں ادا کرنے کی لوگوں کو تحریک کر رہا ہو۔ کوئی شخص نماز پڑھنے والوں میں نماز کی مزید رغبت پیدا کر رہا ہو۔ یہ سب امور ایسے ہیں۔ جو اقامت الصلوٰۃ میں داخل ہیں"۔

الغرض نماز ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو بدیوں اور برے خیالوں سے ہم کو روکتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا محبوب اور مقرب بندوں میں سے بنا دیتی ہے۔ جو شخص نماز کے پڑھتے ہوئے بھی گناہوں سے نہیں بچتا۔ تو وہ سمجھ لے کہ میری نماز اصل نماز نہیں ہے۔

(نور محمد واقف زندگی دیہاتی مبلغ حلقہ دھیر و کے)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان شخصیت

(از مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دینی اور دنیاوی لحاظ سے جو عظیم الشان شخصیت ہے اس کا پتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور حضور کے کاموں سے چلتا ہے جب سے خلافت احمدیہ کی عنان آپ کے سپرد ہوئی تب سے خدا کے فضل و کرم سے سلسلہ کو ترقی پر ترقی نصیب ہوتی گئی اور ہم خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی یہ ترقی کا سلسلہ جاری رہیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس وقت جو انقلابات دنیا پر آ رہے ہیں اور جو انقلاب ہندوستان پر آیا ہے جس کا اثر جماعت احمدیہ پر بھی پڑا ہے۔ ان ابتلاؤں اور روکوں کا ذکر خدا کی وحی میں موجود ہے اور اس کو دیکھ کر مومن بجائے گھبرانے کے ایمان میں اور بھی ترقی کرتا ہے کہ خدائی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ سلسلہ کی ترقی کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔)

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

یہ ترقیات کے جو وعدے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ انکا کما حقہ ظہور خلافت ثانیہ میں ظاہر ہوگا۔ چنانچہ تذکرہ اور حقیقۃ الوحی میں ہجرت اور فتح کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں دکھائی گئیں مگر وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔" (تذکرہ صفحہ ۵۱۷)

نیز فتح کے ذکر میں لکھا ہے:۔

"کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں۔ مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمرؓ فاروق کے ذریعہ سے ہوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ ان کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ آخر بعض بادشاہ ان کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہوا۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۰۶)

ان حوالجات میں حضرت عمر فاروقؓ کے ذکر سے بطور اشارۃ النص پایا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور فتح بھی خلافت ثانیہ میں ہوگا۔ ذالک علی اللہ بعید۔

اس وقت جو دنیا ایک بہت بڑے انقلاب کے دور میں سے گذر رہی ہے اور مسلمانوں پر ہر جگہ مصائب نازل ہوتے نظر آتے ہیں ان حالات میں ہر صاحب الرائے تجویز کرتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی فتح اور کامیابی کی پہلی صورت ہے کہ سب ملکوں کے مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں اور اسلامی حکومتوں کا ایک بلاک بن جائے اور سب ایک حکم کے ماتحت چلیں تب کامیابی یقینی ہے۔ مگر کہہ دینا تو آسان ہے مگر کر کے دکھانا کار دارد ہے اور وقت کے لحاظ سے یہ مہم بہت بڑی اہمیت اور شان رکھتی ہے مگر اس کام کو وہی شخص کر سکتا ہے جس کی تائید اور نصرت میں خدا کے حامی و ناصر کا ہاتھ ہو۔ اور جسے خدا کی معیت حاصل ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عظیم الشان کام بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی سرانجام دیں گے چنانچہ الہام کے الفاظ یہ ہیں:۔

(۱) اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللہِ (۲) سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دین واحد" (تذکرہ صفحہ ۶۲۲) یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اے اللہ کے رسول کے بیٹے۔ گویا اسمیں رسول اللہ سے مسیح موعودؑ کو قرار دیا گیا ہے۔ اور ابن سے مراد خلیفہ ثانی کی ذات ہے۔ اور کام یہ بتایا گیا ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دین واحد۔

منجملہ جو الفت کی کتاب ہے اس میں دین کے علاوہ اور معنوں کے بھی ہیں۔ الحکم والطاعۃ۔ مطلب یہ ہوا کہ سب مسلمانوں کو ایک حکم کے نیچے جمع کرو۔ اگر وہ سب کے سب ایک حکم کے ماتحت ہو جائیں گے۔ اور فرمانبرداری اور اطاعت کریں گے تو مسلمانوں سے ادبار کی حالت جاتی رہے گی اور ان پہ اقبال اور فتح کے دن آجائیں گے۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلعم واخذل من خذلھم۔

۱۳ اگست کی قرارداد کا یہ مطلب نہیں کہ آزاد فوجوں کو غیر مسلح کر دیا جائے (کشمیر کمیشن کا اعلان)

پاکستان کی حکومت نے کشمیر کمیشن کی تمام تشریحات شائع کر دیں!

لاہور ۱۷ جنوری۔ حکومت پاکستان نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۶ جنوری کو اقوام متحدہ کے کمیشن نے ۵ جنوری کی قرارداد کا متن اخبارات کو شائع کرنے کے لئے ارسال کر دیا جس میں وہ اصول درج ہیں جن پر پاکستان اور ہندوستان کی حکومت نے کامل اتفاق کیا اور جن کے ذریعہ کشمیر کا مسئلہ حل کیا جائے گا۔ یہ کئی ماہ کی گفت و شنید اور نامہ و پیام کا نتیجہ تھا۔ اس گفت و شنید کا پہلا دور ۴ ستمبر کو ختم ہوا۔ جب کمیشن نے ۱۳ اگست والی قرارداد اور اس سے متعلق وہ خط و کتابت جو پاکستان اور ہندوستان کی اس کے ساتھ ہوئی تھی شائع کر دی۔ کمیشن نے اسے مناسب نہ سمجھا کہ وہ خط و کتابت بھی شائع کر دی جائے جو اس کے بعد ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ قرارداد جو کمیشن نے ۵ جنوری کو منظور کی۔ کمیشن کی خواہش کے مطابق پاکستان کی حکومت نے بھی اس خط و کتابت کو شائع کرنے سے احتراز کیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر لوزانو کے درمیان ۲۰ اور ۲۲ دسمبر کو جو مذاکرات ہوئے اس کے متعلق بعض خبریں ہندو مدراس کے ۱۳ جنوری کے شمارہ میں شائع ہوئیں۔ اور اس کے بعد ہندوستان کی حکومت نے وہ تمام دستاویزات نشر کر دیں جو اس سے تعلق رکھتی تھیں جس سے مجبور ہو کر پاکستان کی حکومت کو کمیشن کی ۱۳ جنوری کی تجاویز کا متن اور اس کے متعلق ڈاکٹر لوزانو کی وہ تشریحات جو انہوں نے پاکستان کی حکومت سے کہیں شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان کی حکومت نے ۲۵ دسمبر والے خط کا متن بھی چھاپ دیا ہے جو کمیشن کو اس نے ڈاکٹر لوزانو کی تشریحات کے بعد ان تجاویز کی منظوری کے سلسلے میں لکھا تھا۔

اس خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ:- (۱) کمیشن نے ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء کو حکومت پاکستان کو جو خط ارسال کیا اس میں اس امر کی وضاحت کی کہ دونوں حکومتوں کی فوجوں کو کشمیر سے نکالنے کا فیصلہ دونوں حکومتوں کی فوجی کمانیں اور کمیشن کرے۔ پاکستان کے نمائندے کو یہ بھی بتایا گیا کہ جس رقبہ پر ہندوستانی فوج قابض ہے اس میں صرف کم از کم ہندوستانی فوجوں کو رکھا جائے گا۔ جو اندرونی امن و امان کے قیام کے لئے ضروری ہوں گی۔

(۲) ۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء کو کمیشن نے اپنے ایک دوسرے خط میں مزید وضاحت کی کہ وہ علاقہ جس پر پاکستانی فوجیں قابض ہیں وہ آزاد کشمیر حکومت کے قبضہ میں رہے گا۔ فوجوں کو نہیں توڑا جائے گا۔

کمیشن نے یہ بات بھی غیر مبہم الفاظ میں واضح کر دی کہ ۱۳ اگست کی قرارداد میں ہرگز یہ نہیں ہے کہ آزاد کشمیر فوجوں کو توڑا جائے یا انہیں غیر مسلح کیا جائے گا۔

حکومت پاکستان نے یہ ذمہ داری لی کہ وہ ریاست سے قبائلیوں اور پاکستانی باشندوں کو جو وہاں کے باشندے نہیں ہیں بلکہ لڑنے کے لئے وہاں گئے ہیں نکالنے کے لئے کوئی کسر باقی نہ چھوڑے گا۔

جب تک آخری فیصلہ نہیں ہو جاتا وہ علاقہ جس پر پاکستانی فوجوں کا قبضہ ہے اس کا نظم و نسق مقامی حکومت کرے گی جو کمیشن کے ماتحت ہو گی۔ کمیشن نے یہ تسلیم کر لیا کہ مقامی حکومت سے مراد آزاد کشمیر گورنمنٹ ہو گی باوجود اس امر کے کہ کمیشن اس حکومت کو نہ تو تسلیم کر سکتا ہے اور نہ کرتا ہے۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ "ماتحت" سے یہ مراد نہیں ہو گا کہ قطعی طور پر ماتحت بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کمیشن اس امر کا خیال رکھے گا کہ عارضی صلح کی خلاف ورزی یہ "مقامی حکومت" نہ کرے۔

کمیشن نے یہ بھی واضح کر دیا کہ گلگت کے نظم و نسق کو کشمیر کے ماتحت نہیں ہونا پڑے گا کیونکہ یہ عارضی طور پر پاکستان کے پولیٹیکل ایجنٹ کے ماتحت ہے۔

کمیشن نے یہ بھی وضاحت کر دی کہ "مقامی حکومت" کے قبضہ میں جو علاقہ ہو گا اس میں مہاراجہ کی حکومت کو فوجیں یا شہری حکام بھیجنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے گی۔

استصواب کا انتظام ناظم اعلیٰ کرائیں گے جنہیں نامزد سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کمیشن سے صلاح و مشورہ کے بعد نامزد کریں گے۔ ڈاکٹر لوزانو نے اس کی وضاحت یہ کی ہے کہ حکومت ہندوستان اور پاکستان سے رائے شماری کا ناظم مقرر کرتے وقت مشورہ لیا جائے گا۔ لیکن آخری فیصلہ کرنے کا اختیار سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کو ہو گا۔ جو یہ فیصلہ کمیشن سے مشورہ کے بعد کریں گے۔ آپ نے (ڈاکٹر لوزانو) نے یہ بھی تشریح کی کہ "رائے شماری کے ناظم کے رسمی تقرر کا اعلان جموں و کشمیر کی حکومت کرے گی" اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ حکومت جموں و کشمیر کا ملازم ہو گا یا اس کے کنٹرول میں ہو گا۔ حقیقت میں رائے شماری کا ناظم ایک بلند بین الاقوامی پوزیشن کا مالک ہو گا۔

مفاہمتی کمیشن کے سیکرٹری کی آمد

قاہرہ ۱۵ جنوری مسٹر کارڈیف کو اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ کل رہوڈس سے یہاں پہنچے اور انہوں نے اعلیٰ حکام اور وزیر خارجہ دسوقی پاشا سے گفتگو کرنے کے بعد عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا سے ایک طویل ملاقات کی۔ انہوں نے اسٹار کو بتایا کہ وہ رہوڈس کے مذاکرات کے سلسلہ میں ایک خصوصی مشن پر آئے ہیں۔ انہوں نے رہوڈس کے مذاکرات کے متعلق کہا کہ وہ بخوبی جاری ہیں۔ (اسٹار)

حکومت ہند پاکستان میں ہندوؤں کی جائدادوں کے محافظ مقرر کرے گی

مسٹر آئنگر کا بیان

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ آج ہندوستان کے وزیر رسل و رسائل مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے ایک پریس کانفرنس میں حکومت ہند کی اس پالیسی کی وضاحت کی جو وہ پناہ گیروں کی املاک کے متعلق طے کر چکی ہے اور ان تمام کارروائیوں کا ذکر کیا جو بین المملکتی کانفرنس کے فیصلوں کو نافذ کرنے کے سلسلہ میں کی جا چکی ہیں۔

اس معاہدہ کی بعض تفاصیل کے متعلق مسٹر آئنگر سے جو متعدد سوالات کئے گئے۔ ان کے جواب میں آپ نے بتایا کہ پناہ گیر پاکستان میں جو جائدادیں چھوڑ آئے ہیں ان کے متعلق مختلف اندازے تھے۔ لیکن آپ نے کہا میں ذاتی طور پر ان اعداد و شمار کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ نیز بتایا کہ حکومت ہند نے ابھی تک ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا کہ جو پناہ گیر سرحد ہندوستان کے اس پار اپنی املاک چھوڑ آئے ہیں انہیں کوئی معاوضہ دیا جائے گا۔ لیکن بدیں شرط کہ یہ معاوضہ ہندوستان کے خزانے سے ادا کرنا پڑے۔ لیکن ایسا صرف اسی حالت میں ہو سکتا ہے کہ پاکستان سے مذاکرات اور بھی ہو جائیں۔ اور ان کا ماحصل یہ ہو کہ پاکستان میں پناہ گیروں کی جو جائدادیں ہیں انہیں مناسب قیمتوں پر بیچا جائے گا۔ اور اس طرح جو قیمتیں حاصل ہوں گی وہ ان کے اصل وارثوں کو دی جائیں گی۔

لنکا میں قائداعظم سے اظہار عقیدت کے طور پر ہال تعمیر کیا جائیگا

کراچی ۱۷ جنوری یمشرائی۔ جے کورڈ کے کمشنر کو موڈٹی پر چیز حکومت سیلون کے اعزاز میں ایک محفل استقبال منعقد کی گئی۔ سیلون میں پاکستان کے ٹریڈ کمشنر مسٹر سلیم خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم سیلون اور عوام کو پاکستان سے بہت زیادہ ہمدردی ہے۔ اس ہمدردی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاتا ہے کہ قائداعظم مرحوم کی وفات پر سیلون میں پانچ ہزار غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔

آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ قائداعظم کی یاد میں کینڈی میں جناح ہال تعمیر کیا جا رہا ہے۔ مسٹر گوڈاسے نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں انہیں کبھی اس امر کا احساس تک نہیں ہوا کہ وہ کسی غیر ملک میں ہیں۔

ایک کروڑ چالیس لاکھ کلوواٹ بجلی

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ ہندوستان میں پن بجلی کی ترقی کے متعلق مرکزی زراعتی بورڈ نے ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بحالات موجودہ ہندوستان میں کل پانچ لاکھ کلوواٹ بجلی تیار ہوتی ہے اور یہ ملک کی امکانی قوت کا ۵ و ۱ فیصدی حصہ ہے۔ اندازہ ہے ہائیڈرو الیکٹرک کے بڑے منصوبوں کی تکمیل کے بعد مزید ایک کروڑ چالیس لاکھ کلوواٹ بجلی تیار ہو سکے گی۔

سماٹرا میں ہندوستانی وائس قونصل

سماٹرا کی ۔ احمد نانی ۔ ۱۵ جنوری مسٹر ڈی پال اس سیٹھ کو عارضی طور پر وائس قونصل مقرر کرا دیا گیا ہے۔ وائس قونصل کا دفتر ۹ دسمبر کو کھولا گیا تھا۔ (ی۔ و۔ س)

بیت المقدس ۱۷ جنوری: چونکہ اقوام متحدہ خود امدادی کام کرنے کے لئے منظم نہیں ہے اس لئے اس نے بین الاقوامی صلیب احمر سے فلسطین میں امدادی کام کرنے کی درخواست کی ہے۔ اقوام متحدہ صلیب احمر کے لئے فنڈ فراہم کرے گی۔ (اسٹار)

فریدہ عمر کی علالت

میری بچی فریدہ عمر کو ٹائیفائیڈ بخار ہو گیا۔ اور دس دن بخار نارمل رہا۔ پرسوں بچی کو دوبارہ بخار ہو گیا۔ درجہ حرارت ۱۰۵ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ دوبارہ بچی کو ہسپتال بھیج دیا ہے۔ احباب سے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ۔ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور)

افسوسناک وفات

کرم و محترم بھائی جلال الدین صاحب سیٹھی مالک سیلون ٹی سٹال کی اہلیہ محترمہ کا ۱۵ جنوری صبح ۷ بجے جریان خون کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت دیندار مہمان نواز اور نیک دل خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی خاطر قادیان ہجرت کر کے آئی تھیں۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ بھائی جلال الدین صاحب سیٹھی کو ایک سال کے اندر پے در پے چار عزیزوں کی موت سے جو صدمہ پہنچا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ ان کے دو بچے لاہور پہنچ کر ٹیٹنس کے اندر فوت ہو گئے۔ ان کا ابھی دو ماہ ہوئے انتقال ہو گیا ہے۔ اب جو حادثہ بیوی کی دردناک موت کا ہے۔ احباب بھائی جلال الدین صاحب کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے خوردسال بچوں کا کفیل ہو۔ آمین۔ (خاکسار حافظ سلیم احمد اٹاوی لاہور)

سندھ اسمبلی کا بجٹ سیشن

کراچی ۱۷ جنوری:۔ ۱۴ فروری کو سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کا حیدرآباد میں اجلاس میں شروع ہوگا۔ ۵ دن کے بعد ۱۸ فروری کو وہ ملتوی ہو جائے گا۔ ۱۰ مارچ کو اس کا پھر سے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا۔ جو ۲۰ مارچ تک جاری رہے گا۔ اس وقت جو ایجنڈا موجود ہے۔ اس کی رو سے پہلا اجلاس قائد اعظم اور شیخ غلام حسین ہدایت اللہ کی یاد کے احترام میں کسی قسم کی کاروائی کئے بغیر ملتوی ہو جائے گا۔ ۱۵ فروری کو ایوان اسپیکر کا انتخاب کرے گا۔ اب تک کھوڑو کابینہ میں وزیر قانون قاضی فضل اللہ۔ ڈپٹی اسپیکر آغا بدرالدین اور مسٹر ایم۔ ایچ گزدر تین افراد کی اس عہدہ کے لئے نامزدگیاں موصول ہوئی ہیں۔ کاغذات نامزدگی پیش کرنے کی آخری تاریخ ۱۲ فروری ہے ۱۶ اور ۱۷ فروری غیر سرکاری کاموں کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ ۱۸ کو سرکاری کام آخری دن سرانجام دیئے جائیں گے۔ (اسٹار)

وفات

خاکسار کے والد صاحب دین احمد صاحب مورخہ ۹ جنوری ۲ بجے شام کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (خاکسار کرم الدین احمدی صدیقی از بالپور ضلع تحصیل پور چک ۹۲ ب تحصیل اوکاڑہ)

قرآن مجید مترجم اور بلا ترجمہ

قرآن مجید مترجم از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ جس کے حاشیہ پر نہایت مفید تفسیری نوٹ بھی ہیں اور کتابت بطرز لیسرنا القرآن ہے۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے

حمائل لیف شریف مترجم جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی رضؓ اور حضرت علامہ میر محمد اسحٰق رضؓ نے کیا ہوا ہے کتابت بطرز لیسرنا القرآن ہدیہ مجلد چار روپے

نیز بلا ترجمہ قرآن مجید بطرز لیسرنا القرآن۔ ہدیہ مجلد ساڑھے چار روپے کاغذ معمولی چھ روپے کاغذ اعلیٰ آرڈر کے ہمراہ رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجیں:۔ ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ احمدیہ رشید سٹریٹ سعدی پارک لاہور

دولت مشترکہ کی ایک اور کانفرنس منعقد ہوگی

مسٹر اٹیلی آئندہ ہفتہ تاریخ کا اعلان کریں گے

لنڈن ۱۵ جنوری۔ اسٹار کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی حالیہ لنڈن کانفرنس کے اختتام کے بعد سے اعلیٰ پیمانہ پر دولت مشترکہ کے تحفظ کے مشورے ہو رہے ہیں۔ یہ کانفرنس اس مفاہمت کے ساتھ ختم ہوئی تھی کہ ایک اور کانفرنس منعقد ہوگی جو لنڈن کے علاوہ کسی اور مقام پر منعقد کی جائے گی۔ کم و بیش اس بات پر عام اتفاق تھا۔ کہ آئندہ کانفرنس کولمبو میں منعقد ہو۔ توقع تھی کہ اس سال موسم خزاں میں کوئی تاریخ اس کانفرنس کے لئے موزوں رہے گی۔ لیکن چونکہ واقعات بہت سرعت سے تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ اب عجلت کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس لئے توقع ہے کہ وزیر اعظم مسٹر اٹیلی آئندہ ہفتہ یہ اعلان کریں گے۔ غالباً دوسرے ملکوں میں بھی ساتھ ہی ساتھ یہ اعلان کیا جائے گا۔ کہ دولت مشترکہ کے حکام کی یہ مجوزہ کانفرنس جلد ہی منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کا ایک موضوع انڈونیشیا کا مسئلہ ہوگا۔ اور اس مسئلہ پر پوری دولت مشترکہ مجموعی طور پر ایک ہے۔

اس سوال پر خصوصاً پاکستان، ہندوستان اور لنکا کے وزرائے خارجہ کو دہلی کی ایشیائی کانفرنس کی بحث و تمحیص اور غور و خوض سے فائدہ پہنچے گا۔ ایشیائی کانفرنس کے متعلق لنڈن میں یہ خیال ہے کہ وہ جو فیصلے کریگی۔ کانفرنس اس کے اصل ڈھانچہ میں موزوں ثابت ہوگی۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ چند ماہ بعد ہندوستان جمہوریہ کا درجہ حاصل کر لے گا۔ پھر وہ دولت مشترکہ کے تحفظ کے اقدام میں اپنے آپ کو کس طرح شامل کر سکتا ہے۔

لیکن کہا جاتا ہے کہ چونکہ ہندوستان کے ساتھ کسی قوم کے دفاعی معاہدہ کی تجویز طویل عرصہ سے زیر غور ہے۔ اور چونکہ ہندوستان کے اپنے مفاد سے اس کا تعلق ہے۔ اس لئے ایشیا میں اسکی حیثیت اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ وہ دولت مشترکہ کی اعلیٰ پالیسی کے رجحانات سے واقف رہے خواہ اس کا اپنا درجہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں آئندہ کانفرنس کے کسی بھی فیصلہ سے دولت مشترکہ اور ہندوستان کے تعلقات میں کسی قسم کی امکانی دشواری نظر نہیں آ رہی ہے۔ یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ کانفرنس میں زیر غور آنے والے متعدد مسائل پر دولت مشترکہ کے ممالک کے درمیان کافی حد تک پہلے ہی معاہدہ ہو چکا ہے۔ (اسٹار)

امریکہ میں جعلی کرنسی

نیویارک ۱۷ جنوری:۔ امریکہ میں اس وقت ۵ کروڑ روپیہ کی قیمت کے پانچ پانچ پونڈ والے جعلی نوٹ چل رہے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ خاص طور پر پولینڈ اور دوسرے مشرقی ملکوں سے لائے گئے ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ میں نئی قسم کے انجن کی موٹریں

لنڈن ۱۷ جنوری:۔ اگرچہ ابھی تک اس کی تفصیلات انتہائی طور پر پوشیدہ رکھی جا رہی ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ میں موٹر کی صنعت کار دو بڑے موٹر کاروں کے لئے انجن کا ایسا نمونہ تیار کیا ہے۔ جو حقیقتاً ٹربو جٹ یونٹ کا چربہ ہے جو کہ تازہ ترین قسم کے طیاروں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ متعدد کمپنیاں ان انجنوں کی تیاری میں مصروف ہیں اور بعض نمونوں کا تجربہ کیا گیا ہے۔ صنعت کاروں کا بیان ہے کہ اس قسم کے انجن موٹر چلانے کے میدان میں ایک انقلاب برپا کر دیں گے۔ ان میں پیرافین استعمال کی جا سکے گی۔ اور پرزوں کے لئے تیل دینے کی بہت معمولی ضرورت پیش آئے گی۔ اس قسم کی موٹریں پرزے بھی کم ہوں گے۔ (اسٹار)

فرانسیسی ہند چینی کا مسئلہ

پیرس ۱۷ جنوری:۔ فرانسیسی ہند چینی کی صورت حال جو گذشتہ تین سال سے فرانس کے لئے درد سر کا باعث ہو رہی ہے۔ ایک دفعہ پھر پیرس میں توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔

فرانسیسی حکام اس مقصد سے کام کر رہے ہیں کہ انام کے سابق بادشاہ کو ویٹ نام کا فرمانروا بنا کر بھیجا جائے لیکن خود باؤ ڈائی نے اس عہدہ کو قبول کرنے کی شرائط کے سلسلہ میں غیر متوقع مشکلات پیدا کر دی ہیں۔

گذشتہ سال کے معاہدہ کے تحت ویٹ نام فرانسیسی یونین میں ایک خود مختار حکومت ہوگی۔ لیکن فوجی۔ مالی اقتصادی اور حکومتی پہلوؤں پر ابھی تفصیلات تیار کرنا باقی ہے۔

باؤ ڈائی فرانس سے اس بنیاد پر زیادہ مراعات حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ کہ جب تک اس کی حیثیت اچھی طرح واضح نہ ہو جائے گی۔ وہ فرانسیسیوں کے ہاتھ میں محض ایک کٹھ پتلی بنا رہے گا۔ اس نے سیاسی تصفیہ کے لئے چند نکات پیش کئے ہیں۔ اور فرانس میں اس وقت ان نکات پر غور کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

درخواست دعا

میرے والد صاحب مکرم میاں فضل محمد صاحب آف ہرسیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں۔ چند روز سے بہت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت عطا فرمائے (عبدالحمید ولد چوہدری فضل محمد آف ہرسیاں حال گجرات)

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر با اختیارات کلکٹر گجرات

محمد حلیم و فضل کریم پسران غلام رسول جٹ سکنہ گوہڑہ تحصیل کھاریاں

بنام

کاہن چند۔ بھگوان چند۔ رام چند۔ گھسیٹا مل وجونی لال پسران ساون۔ امرناتھ وہر ناتھ اس پسران ہری چند سکنا گھوہاڑہ تحصیل کھاریاں حال مشرقی پنجاب

واگذاری اراضی مرہونہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے چلا گیا ہوا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو حسب ضابطہ $\frac{3}{19}$ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ $10\frac{1}{49}$

مہر عدالت　　　　دستخط حاکم

بعدالت جناب چوہدری محمد فضل الرحمٰن اسلم صاحب نائب تحصیلدار صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرہ غازیخاں

مقدمہ نمبر $\frac{24}{9}$

سید امام شاہ ولد سید چند و ڈہ شاہ سید سجادی سکنہ شیدائی

بنام

گھنشام داس۔ دیانند پسران مٹھارو لال ارواڈہ میندر و ابن روشن رام و مجوصبر رام پسران دولت رام اروڑہ گمچھ سکنہ حال ہندوستان

دعویٰ تقسیم جائیداد مبارک شاہ والی واقعہ موضع حیدر واہن

کھاتہ نمبر ۱۹۸ برقبہ للعہ زیر دفعہ ۱۱۱ ایکٹ مال گذاری ۱۸۸۷ء

مقدمہ مندرجہ مسئول علیہم ترک سکونت کرکے مشرقی پنجاب کی طرف چلے گئے ہیں۔ جن کی تعمیل آسانی سے نہیں ہو سکتی لہٰذا بذریعہ اشتہار منادی نوٹس ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہان مذکور بتاریخ $\frac{1}{49}$ ۲۵ دس بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر آکر جوابدہی مقدمہ کریں۔ بصورت غیر حاضری ان کے خلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آج بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت بتاریخ $\frac{1}{49}$ ۱۰ جاری کیا گیا۔

(اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم)

انڈونیشیا کا جمود توڑنے کیلئے اقوام متحدہ کی نئی قرارداد

لیک سکیس ۱۷؍جنوری جمہوریہ انڈونیشیا کو محفوظ رکھنے اور ایک ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا قائم کرنے کے لئے مجلس تحفظ میں ایک طریق عمل کا تعین کرنیکے واسطے ایک نئی قرارداد کی تیاری کے حالات پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔

اسٹار کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ سوائے روس اور یوکرین کے امریکہ نے مجلس تحفظ کے تمام ممبروں کے سامنے اس تجویز پر مبنی ایک نوٹ پیش کیا ہے کہ سماٹرا۔ جاوا۔ اور مدورا میں ان علاقوں کو مقرر کرنے کے لئے اقوام متحدہ کا ایک نیا کمیشن قائم کیا جائے۔ جو حفاظت عامہ کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ ولندیزی فوجوں کا آہستہ آہستہ انخلا کیا جائے۔ اور ان کا نظم ونسق جمہوریہ انڈونیشیا کے ماتحت واپس چلا جائے۔

اس وقت انڈونیشی جمود کو توڑنے کے لئے مجلس تحفظ کے سامنے مختلف قسم کی تین تجاویز ہیں ان تجاویز سے یہ ممکن ہے کہ ایک ایسی قرارداد تیار کی جائے۔ جس کی رو سے ولندیزی "پولیس ایکشن" کے باوجود ہالینڈ کو ایک ایسا طرز عمل اختیار کرنا پڑیگا جس سے جمہوریہ انڈونیشیا کے برقرار رہنے کا یقین ہو۔ صدر سوئیکارنو اور ان کے ساتھیوں کو پھر فارغ کیا جائے۔ اور انکو اتنی آزادی حاصل ہو کہ وہ اپنے ملک کے مستقبل کی گفت وشنید میں شریک ہو سکیں۔ (ص ۴)

فارس بے الخوری کی پارلیمنٹ سے علیحدگی

دمشق ۱۷؍جنوری۔ مندوبین کی طرف سے شام کے اعلیٰ سیاستدان اور اقوام متحدہ میں شام کے نمائندہ خصوصی فارس بے الخوری کو ایوان کی صدارت پیش کی گئی تھی۔ انہوں نے ممبروں کو بتایا۔ کہ وہ شامی پارلیمنٹ کی ممبری سے مستعفی ہو کر اقوام متحدہ میں واپس چلے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ بین الاقوامی قانون کی ایجلیٹو کونسل کی ممبری کے لئے ان کا انتخاب ہو گیا ہے۔

پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ عرب نسل کو انتہائی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ انہوں نے عربوں سے اتحاد اور تعاون کی اپیل کی۔ (اسٹار)

امریکی ریزرو فوج کو نیا حکم

نیو یارک ۱۷؍جنوری۔ نیو یارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امریکہ کی ۶ ریزرو ڈویژنوں کو اپنی تعداد پوری کرنے اور تربیتی انتظامات کو وسیع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

آٹے کی قیمت میں اضافہ

کوئٹہ ۱۷؍جنوری۔ بلوچستان میں آٹے کی کنٹرول قیمت ۱۳ روپیہ فی من سے بڑھا کر ۱۷ روپیہ فی من کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

ڈربن کے فسادات نازک صورت حال کا باعث

ڈربن ۱۷؍جنوری۔ جہاں پر بعض معاملات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ڈربن کے فسادات ایک بڑا سیاسی مسئلہ ثابت ہوتے جا رہے ہیں جنکی وجہ سے گورنمنٹ کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوتا جا رہا ہے۔

جنرل اسمٹس جیسے لوگ آئندہ کے حالات کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ سال ختم ہونے سے قبل عام انتخابات ہونگے۔ انہوں نے لوگوں کو مطلع کیا ہے کہ حکومت کی نسلی طور پر ظالمانہ اقتصادی پالیسیوں کا پہلا پھل پالیا۔ اور یہ کہ "حکومت اس وقت جس آگ کو ہوا دے رہی ہے۔ وہ کہیں زبردست آتشزدگی کی شکل نہ اختیار کرے۔

گواہوں نے اس ضبط وتحمل کی شہادت دی ہے۔ جس کا ہندوستانیوں نے زبردست اشتعال کے باوجود بھی مظاہرہ کیا جبکہ لوٹ مار کرنے والے مکانوں کو جلانے اور قتل کرنے کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ ہندوستانی کسی جگہ بھی نہیں لڑے۔ بشرطیکہ براہ راست ان پر حملہ نہیں کیا گیا۔ ٹرانسوال انڈین کانگرس اور ٹرانسوال کی افریقی قومی کانگرس نے تمام لوگوں سے فسادات بند کرانے میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے ان فسادات کا الزام ایک مشترکہ بیان میں مالان گورنمنٹ پر رکھا ہے۔

اگرچہ حکومت کے ترجمان فسادات ختم کرانے کے سلسلہ میں اب تک کی کارروائیوں پر اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن جوہانسبرگ اور پیٹرمیرٹسبرگ دونوں جگہ ان خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ مستقل مقامی باشندوں کے وہاں کی ہندوستانی آبادی پر حملہ آور ہونے کا امکان ہے۔

جوہانسبرگ میں پولیس کی بڑی جمعیت ہوشیار کر دی گئی ہے اور وہ ہفتہ اور اتوار کو تیار کھڑی رہی۔ ڈربن کے فسادات میں مرنے والوں کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ تک پہنچ گئی ہے۔ اور مجروحین کی تعداد ایک ہزار ہو گئی ہے۔ نقصان کا اندازہ کم از کم ۵ لاکھ پونڈ کا ہے۔ ہندوستانی مصیبت زدگان کے لئے ٹرانسوال میں ایک فنڈ جاری کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مالان نے جلد ہی یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ فسادات اس کی حکومت کے لئے باعث خطر ہیں اسلئے فسادات کی پوری طرح تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے (اسٹار)

ولندیزی فوجوں کا بتدریج انخلا کیا جائے۔ ایک عارضی درمیانی حکومت قائم کی جائے۔ اور اس کے بعد آزادانہ انتخابات کا یقین کیا جائے اور سارا اقتدار ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا کے سپرد کر دیا جائے۔ *

روس کا بڑھتا ہوا دباؤ یوگوسلاویہ کیلئے ناقابل برداشت ہوتا جا رہا ہے

امریکہ اور یوگوسلاویہ کے درمیان تجارتی مذاکرات

بلگریڈ ۱۷؍جنوری۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ سے پہلے جو خام سامان روس برآمد کیا جاتا تھا۔ اب اسے امریکہ روانہ کرنے کے لئے یوگوسلاویہ واشنگٹن کے ساتھ مذاکرات کر رہا ہے۔ بلگریڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یوگوسلاویہ نے امریکہ کی ایک پرائیویٹ فرم کے ہاتھ ۱/۲ ۱ کروڑ ڈالر کی مالیت کا تانبا اور سیسہ فروخت کرنے کی پیشکش کی ہے اور وہ امریکہ سے انتہائی ضرورت کی صنعتی مشینیں خریدنے کی امید رکھتا ہے۔

اگرچہ ان اطلاعات کے متعلق سرکاری تصدیق کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ یاد ہوگا کہ حال ہی میں مارشل ٹیٹو نے یہ انتباہ کیا تھا۔ کہ اگر کمنفارم نے یوگوسلاویہ کے خلاف اپنا دباؤ جاری رکھا تو یوگوسلاویہ کو مغربی ممالک کے ہاتھ اپنا سامان فروخت کرنا پڑے گا

گذشتہ سال یوگوسلاویہ نے اپنا تمام قابل برآمد لوہا۔ ۷۲ فی صدی تانبا اور ۵۹ فی صدی سیسہ روس کو روانہ کیا تھا۔

(اسٹار)

عنقریب دنیا کی کوئی بڑی شخصیت وفات پائیگی؟

ویلنگٹن ۱۷؍جنوری نیوزی لینڈ کے "ماؤری" باشندوں کا بیان ہے۔ کہ عنقریب دنیا کی کوئی ممتاز شخصیت مرنے والی ہے۔ انہوں نے "نگا کاہی" (روشنی کی چمکدار محراب) کو آسمان پر دیکھا ہے۔ جو ان کے خیال کے مطابق ہمیشہ کسی ممتاز شخص کے مرنے سے قبل ظاہر ہوتی ہے۔

اب تک صرف ماؤری باشندوں نے اس روشنی کو دیکھا تھا۔ لیکن اس مرتبہ شمالی جزیرہ کے مشرقی ساحل پر بہت سے یورپی باشندوں کو بھی یہ دکھائی دیا ہے۔

ایک "نگا بوہی" (مسمریزم) وی ڈی ہیرا نے بیان کیا کہ مجھے اپنی زندگی میں تین مرتبہ "نگا کاہی" کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر مرتبہ کسی نہ کسی بڑے آدمی کی موت واقع ہوئی۔ (اسٹار)

* ہالینڈ کے نمائندہ وان روئن نے ان میں سے بہت سی باتوں کے لئے ایک پروگرام اور ٹائم ٹیبل تیار کیا ہے۔ اس نے ایک ماہ میں عارضی حکومت چھ ماہ کے اندر اقوام متحدہ کی زیر نگرانی انتخابات اور ایک یا امکان طور پر دو سال میں اقتدار منتقل کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

امکان ہے کہ باقی ماندہ باتیں بھی امریکہ کے نوٹ اور کیوبا کی قرارداد کی وجہ سے متعین ہو جائینگی۔ کیوبا کی قرارداد میں انڈونیشیا کی خودمختار حکومت کے لئے باقاعدہ طور سے اقدام کا تعین کیا گیا ہے۔ اور یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان مذاکرات بھی اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ہونگے۔

اگر توقع کے مطابق ان نظریات کو قرارداد میں رکھ دیا گیا تو ان نظریات کا آخری طور پر یہ نتیجہ نکلے گا کہ مجلس میں اکثریت اس قسم کے نظام کو ہالینڈ پر واجب کر دے گی۔ اور پھر ولندیزی حکام کو جائے فرار نہ مل سکے گی۔ اس بات پر زور دیا جا سکتا ہے کہ محض ایک ٹائم ٹیبل ہے اور ایک آزاد ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا کے قیام کا (جو اس وقت ایک مسئلہ بنا ہوا ہے) یہ راز نہیں ہے۔ (اسٹار)

جوہانسبرگ ۱۷؍جنوری۔ ڈربن میں فرقہ وار فساد کے نتیجہ میں جو ۸۵ آدمی مارے گئے۔ ان میں سے نصف کے قریب ہندوستانی تھے۔

گندم اور گندم کے آٹے کے متعلق نئی رعایت

لاہور ۱۷؍جنوری مغربی پنجاب کی حکومت نے گذشتہ سال اجازت دی تھی۔ کہ لوگ اپنے گھر کے استعمال کے لئے چھ ماہ کی ضرورت کی گندم یا گندم کا آٹا باہر سے راشن بندی کے علاقوں میں لا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان اشیاء کو ریل گاڑی مشینری سے چلنے والی ٹرانسپورٹ اور دریا کے ذریعہ نہ لایا جائے۔ اب "منظور شدہ اداروں" کو بھی اسٹاف کے اپنے استعمال کے لئے یہی رعایت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لہسن پیاز وغیرہ کی درآمد پر کوئی پابندی نہیں

لاہور۔ ۱۷؍جنوری۔ پیاز لہسن آلو اور سرخ مرچ کی ہندوستان سے پاکستان میں درآمد پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور خشکی یا سمندری راستے سے ان اشیاء کی درآمد کے لئے لائسنس یا اجازت نامہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ لوگ جو مذکورہ بالا اشیاء درآمد کرنا چاہتے ہوں انکو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کٹھیاواڑ مشرقی پنجاب اور ہندوستان کی دوسری جگہوں کے تاجروں سے براہ راست خط وکتابت کر کے حسب ضرورت مال منگوا سکتے ہیں۔